بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میری یہ تحریر ہے:۔

- ☆ ان جبینوں کے نام جو صرف بارگاہِ ایزدی میں جھکتی ہیں۔
- ☆ ان دلوں کے نام جو محبتِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں دھڑکتے ہیں۔
- ☆ ان زبانوں کے نام جو ربّ ذوالجلال کی تسبیح و تحلیل اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود پڑھنے میں مصروف رہتی ہیں۔
- ☆ ان اقلام کے نام جو شعائرِ اسلام کے تحفظ کیلئے قرطاس پیمائی کرتی ہیں۔
- ☆ ان تعلیمات کے نام جو قرآن وسنت کی صحیح آگہی کی نقیب ہیں۔
- ☆ ان افکار کے نام جن کی محرابیں راست سمت میں ہیں۔
- ☆ ان عقائد کے نام جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لے کر آج تک جمہور اُمت اپنائے ہوئے ہیں۔
- ☆ ان نظریات کے نام جو الحاد کی آندھیوں میں بھی بے غبار ہیں۔
- ☆ ان جذبات کے نام جن کی تمازت غیرتِ ایمانی کی عکاس ہے۔
- ☆ ان خیالات کے نام جنہیں درِ حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا ہی خیال رہتا ہے۔
- ☆ ان عقیدتوں کے نام جو اللہ تعالیٰ کے بندوں سے محض اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔
- ☆ ان اُلفتوں کے نام جن کے جلوس سوئے حجاز چلتے ہیں۔
- ☆ ان سنگریزوں کے نام جنہوں نے دعوتِ حق کا کارواں مکہ شریف سے چلتے دیکھا۔
- ☆ ان فضاؤں کے نام جو محبوبِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گفتگو کی مٹھاس سے آج تک میٹھی لگتی ہیں۔
- ☆ ان ہواؤں کے نام جو گنبدِ خضریٰ کو جا کر چوم لیتی ہیں۔

مسلمانو!

صحیح عقیدہ اور اس کی حفاظت ضروری ہے۔

کیونکہ عقیدہ کے بغیر عمل کی کوئی حیثیت نہیں۔

کیونکہ صحتِ عقیدہ ہی سے صحتِ عمل کا خمیر اُٹھتا ہے۔

کیونکہ نیک سیرت کے خدوخال صحتِ عقیدہ ہی سے اُبھرتے ہیں۔

کیونکہ یقینِ محکم ہی عملِ پیہم کی تڑپ پیدا کرتا ہے۔

کیونکہ بدعقیدگی ایسا مرض ہے جو انسان کو قبل از موت ہی مار دیتا ہے۔

کیونکہ بدعقیدگی فکری آلودگی ہے جس سے آئینہ ادراک دُھندلا اور لوحِ دل سیاہ ہو جاتی ہے۔

کیونکہ بدعقیدگی ایسا اندھیرا ہے جو آفتاب نصف النہار سے بھی کافور نہیں ہوتا۔

کیونکہ بدعقیدگی ایسی گندگی ہے جس کا میل ظاہر کی بجائے باطن ہے۔

کیونکہ بدعقیدگی ایسا حدث ہے جو وضو سے کیا' کئی بار غسل سے بھی دُور نہیں ہوتا۔

کیونکہ باطل عقائد کی بو میں اعمال صالح جھلس جاتے ہیں جیسے آگ کے شعلوں میں کاغذ کے پرزے۔

﴿ محمد اشرف آصف جلالی ﴾

اسلامی مملکت میں دُرود و سلام پر اعتراض کی ناپاک جسارت کیوں ؟

پاک سرزمین کی شاہراہوں پر لگے ہوئے

اَلصَّلوٰۃ والسَّلام علیک یا رسول اللّٰہ

کے بورڈز سے متعلق ماہنامہ 'صوت العرب' لاہور کے ایڈیٹر مولوی زبیر احمد ظہیر کی شرانگیز تحریر کا علمی محاسبہ

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

انسان اپنی زندگی سمیت جتنی نعمتوں سے بھی لطف اندوز ہوتا ہے۔ یہ نعمتیں اُسے خالق کائنات جل جلالہٗ کی طرف سے سیّد عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ ان نعمتوں کے حصول پر اظہارِ تشکر کیلئے جہاں منعم حقیقی جل جلالہ کے حضور کلماتِ شکری کی ادائیگی ضروری ہے وہاں جس وسیلۂ جلیلہ سے نعمتوں کا حصول ہوا اس کی بارگاہ میں ہدیہ دُرود وسلام بھیجنا آدابِ شکر سے ہے۔

بلکہ خالق کائنات جل جلالہ کا اس بارے میں مستقل حکم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

ان اللّٰہ و ملٰئکتہ' یصلون علی النبی ط

یایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (سورۃ الاحزاب:۵٦)

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔

اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔

نیز متعدد احادیث کے اندر بھی درود وسلام کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔

مذکورہ آیتِ کریمہ میں امر کے دو صیغے ہیں: ایک ہے صلوا اور دوسرا سلمو اصلوا صلواۃ سے مشتق ہے جس کا معنی ہے دعا۔

جوہری نے کہا ہے: الصلاۃ الدعا (صحاح ۶٬ ۲۴۰۲)

امام ابوزکریا نووی کہتے ہیں: الصلوٰۃ فی اللغۃ الدعا ھذا قول جماھیر العلماء من اھل اللغۃ والفقہ وغیرھم (تہذیب الاسماء واللغات القسم الثانی ۱٬ ۱۷۹)

نیز امام نووی نے کہا: الصلوٰۃ من اللّٰہ رحمۃ ومن الملئکۃ استغفار ومن الادفی تضرع ودعا

اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ سے مراد رحمت ہے۔ فرشتوں کی صلوٰۃ سے مراد استغفار ہے اور آدمی کی صلوٰۃ سے مراد تضرع اور دعا ہے۔

آیتِ کریمہ میں صلوا اور سلموا میں صلوٰۃ وسلام کا امر ہے۔ صلوٰۃ علی النبی کا مفہوم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دعائے رحمت کرنا ہے اور سلام علی النبی کا مطلب دعائے سلامتی ہے۔ چنانچہ صلوٰۃ ہر وہ مقدس عبارت ہے جس میں سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دعائیہ کلمات کا ذکر ہو۔

صلوٰ سے جس صلوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے وہ صلوٰۃ مطلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کسی ایک صیغہ یا عبارت سے مقید نہیں کیا اور نہ ہی سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تاکید کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہو صرف ان الفاظ کے ساتھ مجھ پر درود شریف پڑھو۔ اگر ان کے علاوہ پڑھو گے تو وہ دُرود نہیں ہوگا یا وہ قبول نہیں ہوگا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تابعین، آئمہ محدثین، مفسرین، فقہاء اور اولیاء نے صلوٰۃ کے مطلق ہونے کا عقیدہ رکھا ہے۔ (دلائل آگے آرہے ہیں)

جب خالق کائنات جل جلالہٗ نے صلوٰۃ علی النبی کو صلوٰۃ ابراہیمی سے مقید نہیں کیا اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے تو اور کسی کو اختیار ہی نہیں کہ وہ قرآن مجید کے مطلق حکم کو مقید کر سکے۔ جو شخص یہ کہے کہ صرف درودِ ابراہیمی پڑھو یا چند عبارات کے ساتھ اس حکم کو مقید کرنے کی کوشش کرے' اس نے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا اور اس کی تقیید باطل ہے اور شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ملاحظہ فرمایئے حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں:۔

(ترجمہ) رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے پس اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا (بعد از حمد وثنا) ان لوگوں کا کیا حال ہے جو کتاب اللہ میں ایسی شرائط لگاتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جو شرط کتاب اللہ میں موجود نہیں ہے وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو شرائط بھی ہوں۔ (مشکوٰۃ:۲۴۹۔ مسلم کتاب العتق:۴۹۴)

کتنے واضح انداز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدنہاد لوگوں کا ردّ فرمایا جو کتاب اللہ میں اپنی طرف سے شرائط کا اضافہ کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی شرائط کو باطل قرار دیا خواہ کوئی ایسی سو شرائط بھی لگائے وہ تمام باطل ہیں۔ حکم شرعی پر ان سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

زبیر احمد ظہیر صاحب نے یہ ثابت کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے کہ دُرود شریف صرف درودِ ابراہیمی ہے یا پھر چند دیگر جو کتبِ حدیث میں ملتے ہیں ان کے علاوہ جو درود ہیں وہ درود ہی نہیں اور نہ ان کے پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ مولوی زبیر کی ساری کوشش کتاب اللہ کے ایک مطلق کو مقید کرنے کے بارے میں ہے اور کتاب اللہ کے حکم کے ساتھ اپنی طرف سے شرط لگانے پر ہے۔ ایسے ہی لوگوں کی مذمت فرماتے ہوئے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ما بال رجال الخ ان لوگوں کا حال کیا ہے؟ ان کے پاس اتھارٹی کون سی ہے؟ یہ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں؟ جب خالق کائنات جل جلالہ ایک جگہ شرط کا ذکر نہیں فرماتا یہ کون ہوتے ہیں اس جگہ اپنی طرف سے پخ لگانے والے۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ سے اسلامی احکام کے اسرار کو زیادہ جاننے والے ہیں؟ معاذ اللہ کہ اللہ تعالیٰ سے تو یہ بات رہ گئی ہے ہم اپنی طرف سے اضافہ کر دیں۔

ع — برایں عقل و دانش بباید گریست

اللہ تعالیٰ کی منشا تو یہ ہے کہ صلوٰۃ مطلق رہے۔ محبوبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُمتی اپنے عشق و مستی کے اظہار، محبت و الفت کی تازگی اور ایقان و ایمان کی رخشندگی کیلئے مقدس و مطہر الفاظ کے جس اسلوب میں بھی اپنے عظیم محبوب کیلئے دعا کرنا چاہے اس پر کوئی پابندی نہیں۔

- ☆ خواہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت انور کے مناظر بیان کرتا ہوا درود شریف پڑھے۔
- ☆ خواہ ان کی سیرتِ اطہر کے مظاہر بیان کرتا ہوا درود شریف پڑھے۔
- ☆ خواہ ان کے حسن کی تابانیاں بیان کرتا ہوا درود شریف پڑھے۔
- ☆ خواہ ان کے خلق کی جلوہ سامانیاں بیان کرتے ہوئے درود شریف پڑھے۔
- ☆ خواہ مُصلّے پہ کھڑے ان کی اشکباری کا ذکر کر کے درود شریف پڑھے۔
- ☆ خواہ میدانِ جنگ میں ان کی آہنی گدازی کا ذکر کرتے درود شریف پڑھے۔
- ☆ خواہ مکی زندگی کے ماہ و سال بیان کرتے ہوئے ان پر درود شریف پڑھے۔
- ☆ خواہ مدنی زندگی کے عروج و کمال کا ذکر کرتے ہوئے درود شریف پڑھے۔
- ☆ خواہ غارِ حرا کی تنہائیوں کا ذکر کر کے درود شریف پڑھے۔
- ☆ خواہ مسجدِ نبوی میں آپ کی انجمن آرائیوں کا ذکر کر کے درود شریف پڑھے۔
- ☆ خواہ آپ کو رحمۃ اللعالمین کہہ کر درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو صادق و امین کہہ کر درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو گلبن رحمت کی ڈالی کہہ کر درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو غریبوں کا والی کہہ کر درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو شمس ضحیٰ کہہ کر درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو آئینہ حق نما کہہ کر درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو نورِ مجسم کہہ کر درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو شفیع معظم کہہ کے درود شریف پڑھے۔

☆ چاہے تو کہے اے باعثِ تخلیق کائنات تجھ پے دُرود و سلام ہو۔

☆ چاہے تو کہے اے فخر موجودات تجھ پے درود و سلام ہو۔

☆ کبھی میدانِ محشر میں آپ کی قیادت پر درود شریف پڑھے۔

☆ کبھی انبیاء و رسل پر آپ کی سیادت پر درود شریف پڑھے۔

☆ کبھی سوئے انسانیت آنے پے درود شریف پڑھے۔

☆ کبھی سوئے عرش جانے پے درود شریف پڑھے۔

غرضیکہ اُمتی کے مطلع افکار پر اپنے رحیم رسول کے فضائل کی کہکشاں سے جو جھلک بھی نمودار ہو اسی کی یاد میں تڑپ کر درود شریف پڑھے اور ان کے گلدستہ محاسن کے جس گلاب کی خوشبو بھی اس وقت اس کے دل و دماغ میں بسی ہو اسی کا نام لے کر دُرود شریف پڑھتے ہوئے تسکین محبت کر لے۔

چنانچہ اسلاف کی کتب خواہ وہ حدیث و تفسیر کی ہیں، یا فقہ و تصوف کی ان میں انہیں عمومات کی جھلک ملتی ہے۔

لہٰذا درود شریف کے دائرہ کو محدود کرنا سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کو محدود کرنے کی مذموم کوشش ہے۔

آمد برسر مطلب

صلوٰ سے صلوٰۃ کا ثبوت ہوا اور صلوٰۃ ایک کلی ہے جو عبارت بھی سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دعا و رحمت پر مشتمل ہے۔ وہ اس کی فرد ہے یہ قانون ہے۔ جب کلی کیلئے کوئی حکم ثابت ہو تو اس کے ہر ہر فرد کیلئے وہ حکم ثابت ہوگا۔ جب صلوٰ سے صلوٰۃ کی مشروعیت ثابت ہوئی تو صلوٰۃ کے ہر ہر فرد کی مشروعیت ثابت ہوگی تو اس کے افراد میں جیسے دُرودِ ابراہیمی ہے ایسے ہی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ہے تو اس سے جیسے درودِ ابراہیمی یا اور کسی درود شریف کی مشروعیت ثابت ہوئی ایسے ہی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی مشروعیت ثابت ہوگی۔ جیسے اس کا استحباب ثابت ہوگا ایسے اس کا استحباب ثابت ہوگا۔ چونکہ آیتِ کریمہ میں صلوٰۃ کا امر بھی ہے اور سلام کا بھی تو الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ دونوں کا جامع ہے اور اس سے دونوں امر کے صیغوں کا مقتضیٰ پورا ہو جائیگا۔ اس میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو شرعاً قابل اعتراض ہو السلام علیک ایھا النبی تو تشھد نماز میں بھی پڑھا جاتا ہے۔

تفسیر روح البیان میں آیتِ مذکورہ کے تحت صاحب تفسیر روح البیان نے کہا ہے کہ یہ درود شریف جس مقصد کیلئے پڑھا جائے۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ پورا ہو جاتا ہے اور پھر صاحب روح البیان نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ' الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ سمیت تقریباً ایسی چالیس تراکیب ذکر کی ہیں۔

شرح اورادِ فتحیہ، ص ۱۰۲، ۱۰۷ (مطبوعہ نول کشور) پر تفصیل سے اسی درود شریف کا ذکر ہے۔ ملاحظہ کیجئے:۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ	الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ	الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا صفی اللہ	الصلوٰۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا من اختارہ اللہ	الصلوٰۃ والسلام علیک یا من ارسلہ اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا من زینہ اللہ	الصلوٰۃ والسلام علیک یا من شرفہ اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا من کرمہ اللہ	الصلوٰۃ والسلام علیک یا من عظمہ اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین	الصلوٰۃ والسلام علیک یا امام المتقین
الصلوٰۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین	الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول رب العالمین

﴿ یہ تمام تراکیب تفسیر روح البیان میں بھی ہیں۔ ﴾

زبیر احمد ظہیر صاحب آئینہ دیکھئے

زبیر صاحب نے 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' کے بارے میں توہین آمیز کلمات استعمال کیے ہیں اور اسے اختلافی کہا ہے۔ لکھتے ہیں، اختلافی کہنے کی جسارت ہم نے اس لئے کی ہے کہ ملک کے دو بڑے اور مسلمہ مکاتب فکر کے نزدیک یہ دُرود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی توحید آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف ایک سازش ہے۔

اگر زبیر صاحب کو اپنے گھر کی خبر ہوتی تو ان کا قلم اتنا بے لگام نہ ہوتا مگر افسوس کی بات تو یہ ہے کہ وہ اپنے گھر سے بھی بے خبر ہیں۔ ہم تجھے آئینہ دکھا دیتے ہیں۔

نمبر ۱...... حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنہیں برصغیر کے وہابی (خصوصاً مقلد وہابی) اپنا پیشوا سمجھتے ہیں وہ فرماتے ہیں:۔ ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' کہے کچھ مضائقہ نہیں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۲۱)

نمبر ۲...... انہیں حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات جو مولوی اشرف علی تھانوی نے جمع کیے ہیں۔ ان میں حضرت نے واضح طور پر درود شریف (الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ) کی تائید کی ہے۔ دیکھئے ملفوظ نمبر ۶۵ میں لکھا ہے کہ فرمایا کہ 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے کہ الخلق والامر عالم امر مقید بجہت وطرف وقرب وبعد نہیں ہے پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔ (امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق، ص ۵۹)

نمبر ۳...... یہی ملفوظ کہ 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے جواز میں شک نہیں' دوسری جگہ بھی موجود ہے۔ دیکھئے شمائم امدادیہ، ص ۵۲

نمبر ۴...... پاکستانی غیر مقلد وہابیوں کے پیشوا مولوی وحید الزمان نے اپنی کتاب ہدیۃ المہدی کے اندر 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' درود مقدس کو جائز قرار دیا ہے۔ یاد رہے کہ ہدیۃ المہدی غیر مقلدین وہابیوں کے عقائد اور اصول تفسیر وغیرہ پر مشتمل ہے۔ مولوی وحید الزمان نے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنے یا نہ کہنے کی بحث میں کہا ہے۔

(ترجمہ) ہاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا دینے کی نہی (جو بزعم خویش انہوں نے بنا رکھی ہے) سے یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ کوئی شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود وسلام پڑھنے کیلئے بصیغہ ندا آپ کو پکارے تو یہ جائز ہے اور شک سے بالاتر ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو میرے اُمتی کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔ (ہدیۃ المہدی، ص ۲۴)

تو وحید الزمان کے نزدیک اگرچہ اور موقعہ پر یارسول اللہ کہنا جائز نہ بھی ہو مگر صلوٰۃ وسلام کیلئے 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' کہنے میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ حدیث کے عین مطابق ہے۔

نمبر ۵...... مقلد وہابیوں کے پیشوا جسے وہ راس المحدثین بھی کہتے ہیں۔ مولوی زکریا شیخ الحدیث مظاہر علوم سہانپور نے فضائل درود شریف میں (جو کہ مقلد وہابیوں کی تبلیغی جماعت کے نصاب کا ایک حصہ ہے) کہا ہے۔ اس لئے بندہ کے خیال میں اگر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ یعنی بجائے السلام علیک یارسول اللہ؛ السلام علیک یا نبی اللہ وغیرہ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ؛ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ۔ اسی طرح آخیر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے۔ (فضائل درود شریف، ص ۴۵)

دیکھئے زبیر صاحب! یہ صرف چند حوالہ جات کا آئینہ آپ کو دکھایا ہے آپ نے کم علمی میں اور سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت کے اندھیرے میں اپنے ہی اکابر کو اللہ تعالیٰ کی توحید، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل و اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف سازش قرار دیا۔

ذرا اپنا بیگانہ پہچان کر

مقلد اور غیر مقلد وہابی اکابر کے یہ حوالہ جات بطور اتمام حجت نقل کر دیئے ہیں، ورنہ چند افراد کے اختلاف سے جمہور کے نزدیک جائز درود و سلام پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ خواہ پوری کائنات کے افراد مل کر بھی قرآن مجید کے مطلق کو مقید کرنا چاہیں ہمیشہ نامراد رہیں گے۔ مطلق کو مقید نہیں کر سکتے۔

منکرین درود شریف سے گیارہ سوالات

اگر 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' درود شریف نہیں اور حدیث شریف میں اس کا واضح طور پر ذکر نہ ہونے کی وجہ سے ناجائز اور بدعت ہے تو ان سوالات کا جواب دیجئے:۔

۱......تمام ائمہ محدثین نے اپنی کتب حدیث وغیرہ کے خطبوں میں حمد وثناء کے بعد درود شریف لکھتے وقت کیا درودِ ابراہیمی یا کم از کم حدیث شریف میں مذکور درود شریف کا التزام کیا ہے؟

۲......کیا تمام متقدمین اور متاخرین مفسرین نے اپنی کتب تفسیر کے خطبوں میں درودِ ابراہیمی یا حدیث میں موجود درود ہی لکھا ہے؟

۳......کیا مجتہدین اُمت نے اپنی کتب کے آغاز میں تمہاری طرح صلوٰۃ کو مقید سمجھ کے مقید درود ہی لکھا ہے؟

۴......کیا فقہاء کبار نے تصانیف کے ابتدائی خطبوں میں درودِ ابراہیمی یا چند مخصوص درود کے ذکر کو ہی لازمی سمجھا ہے۔

۵......کیا متقدمین اولیاء کرام جو مفتخر امت ہیں۔انہوں نے اپنی تصانیف کے خطبوں میں درودِ ابراہیمی یا حدیث شریف میں مذکور درود شریف کا ہی ذکر کیا ہے؟

۶......کیا اصول حدیث کے ماہرین نے اپنی نگارشات کے خطبات میں صرف درودِ ابراہیمی یا چند دیگر درودوں میں سے کسی کو ذکر کرنا لازمی سمجھا ہے۔

۷......کیا کتب اسماء الرجال کے خطبوں میں صرف درودِ ابراہیمی یا چند معین درودوں پر اکتفا کیا گیا ہے۔

۸......کیا کم از کم تمہارے اپنے اکابر نے اپنی تصنیفات کے خطبوں میں ہی تمہاری نصیحت پر عمل کرتے ہوئے درودِ ابراہیمی ہی لکھا ہے؟

۹......کیا تمہارے مدارس میں پڑھائی جانے والی شامل نصاب کتابوں کے خطبوں میں صرف درودِ ابراہیمی یا حدیث شریف میں مذکور درودوں میں سے کوئی درود شریف ہی لکھا گیا ہے؟

۱۰......چلو تم عصر حاضر کے وہابی علماء کی کتابوں کے خطبے دیکھ لو کیا ان میں درودِ ابراہیمی یا حدیث شریف میں مذکور درودوں ہی سے کوئی درود لکھا گیا ہے؟

۱۱......علماء اُمت کے مطبوعہ خطبات ومواعظ کا مطالعہ کرلو کیا ان کے آغاز میں صرف درودِ ابراہیمی یا چند محدود درودوں میں سے کوئی ایک ہے؟

تم پر گیارہویں نہیں' گیارہ سوالات کے جوابات لازمی ہیں۔مگر پوری وہابی قوم میرے ایک سوال کے جواب میں 'ہاں' کہنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

یاد رکھو! ایک طرف پوری اُمت کے محدثین، مفسرین، مجتہدین، اولیاء اور فقہاء کا عقیدہ و عمل گواہ ہے کہ صلوٰۃ و سلام سے مراد مطلق ہے اور انہوں نے اپنی طرف سے مختلف انداز میں درود و سلام کی صورت میں اپنے جذبات محبت کا اظہار کیا ہے اور دوسری طرف جمہور اُمت سے الگ تھلگ تم چند افراد کا عقل و خرد اور شرح متین سے کوسوں دور عقیدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس نے اہل سنت کو جمہور کے طریقے پر ثابت قدم رکھا ہے۔

غور کیجئے! امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب صحیح مسلم کے خطبہ میں فرمایا ہے:

الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبة للمتقین وصلی اللّٰہ علی محمد خاتم النبین وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین

قاضی محمد بن علی شوکانی نے 'نیل الاوطار' کے خطبے میں لکھا ہے:

والصلوٰة والسلام علیٰ المنتقی من عالم الکون والفساد

اور مولوی وحید الزمان نے هدية المهدى میں لکھا ہے:۔

اصلی واسلم علی سید المخلوقات سیدنا محمد ذی الفیوض والبرکات

یہ قاضی شوکانی نے نیل الاوطار کے خطبے اور مولوی وحید الزمان نے ہدیۃ المہدی کے خطبے میں جو درود شریف لکھا ہے' کیا یہ درودِ ابراہیمی ہے؟ کیا اس کا ذکر کسی بھی حدیث شریف میں ہے؟ کیا اس کا حکم قرآن مجید نے دیا ہے کہ یہ وہی درود شریف ہے جسے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل بیت، ازواجِ مطہرات اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ نے معمول بنایا؟ کیا تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی ایک سے بھی درود شریف کے یہ الفاظ من وعن ثابت ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو آج تک آپ نے قاضی شوکانی اور مولوی وحید الزمان کے خودساختہ درود پر ارباب حکومت کو نوٹس لینے کیلئے کوئی آرٹیکل کیوں نہیں لکھا؟ بلکہ ان کتابوں کو اور ان جیسی سینکڑوں کتابوں کو جن میں سینکڑوں خودساختہ درود ہیں تم آئے دن ہزاروں کی تعداد میں چھپاتے ہو اور پھیلاتے ہو۔

یاد رکھو! تمہارے ناوک کا صید پہلے تمہارے اپنے اکابرین رہے ہیں۔ جب قاضی شوکانی اور مولوی وحید الزمان کا بنایا ہوا درود تم کسی حدیث سے نہیں دکھا سکتے تو بقول تمہارے یہ بدعتی ہوئے...... دین حق کے خلاف سازشی ہوئے...... دین میں اپنی طرف سے پیچر لگانے والے ہوئے...... اور مسنون درود شریف نہ لکھنے کی وجہ سے ابوجہل ہوئے۔

چلو ان کو چھوڑیئے یہ تمہارے اکابر ہیں تمہاری مرضی ہے جو کچھ بھی کہتے رہو۔ آیئے صحیح مسلم کی طرف امام مسلم نے جو اپنی صحیح کے خطبہ میں درود شریف لکھا ہے ابھی میں نے اوپر ذکر کیا ہے کیا یہ وہ درود شریف ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ مجھ پر یہ درود شریف پڑھو؟ کیا اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا، خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہی درود شریف پڑھتے تھے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر تمہارے فتویٰ کی زد میں امام مسلم بھی آ گئے۔ ظلم کی انتہا ہو گئی کہ تمہاری فکری آوارہ گردی نے امام مسلم کو بھی بدعتی اور ابوجہل بنا دیا (معاذ اللہ)۔ کیا صحیح مسلم جو ذخیرہ سنت ہے اس کا آغاز بدعت سے کیا گیا ہے؟ کیا امام مسلم جو درودِ ابراہیمی کی احادیث روایت کرنے والے ہیں اور ذخیرہ حدیث میں موجود درودوں سے واقف ہیں۔ انہوں نے اپنی طرف سے ایک عبارت بنا کر اسے درود شریف قرار دیا ہے یا نہیں؟ اس خود ساختہ درود والی صحیح مسلم پر پابندی لگوانے کا مطالبہ تم نے کیوں نہیں کیا؟ بلکہ اسے ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں چھپوانا اُمتِ مسلمہ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آپ کو تو اس بات پر اپنے خود ساختہ افکار کی لو میں جل جانا چاہئے تھا کہ اس خود ساختہ درود شریف کو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں طبع کر کے پوری اُمت پر کیوں مسلط کیا جا رہا ہے کہ جو بھی صحیح مسلم شروع کرے، یہ خود ساختہ درود شریف ضرور پڑھے گا۔

حاصل کلام...... تمام محدثین، مفسرین، اولیاء کرام، مجتہدین، فقہاء اُمت اور علماء ملت نے ہر دَور میں اللہ تعالیٰ کے امر صلوٰۃ سے مطلق صلوٰۃ کو مامور بہا سمجھا ہے۔ جس پر ان کی کتابیں گواہ ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی مصنفات کے مقامِ خاص میں درودِ ابراہیمی یا احادیث میں مذکور درودوں کا التزام نہیں کیا بلکہ عموماً اپنے اپنے جداگانہ الفاظ واسالیب میں گوناگوں اوصاف کے ذکر سے کثیر الانواع صیغ وتراکیب کے پیرائے میں درود شریف پڑھا ہے۔ درود ابراہیمی کی فضیلت کے باوجود بہت کم کسی نے خطبات کتب میں اس کا ذکر کیا ہے۔

تو زبیر احمد ظہیر صاحب کا 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ اس لئے مردود، مخترع، نقلی اور بدعت اور سرے سے درود ہی نہیں کہ یہ خود ساختہ ہے، ذخیرہ حدیث میں نہیں، تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ازواجِ مطہرات، حسنین کریمین سمیت کسی سے بھی درود شریف کے یہ الفاظ ثابت نہیں اور آپ کی تئیس (۲۳) سالہ عمر نبوت کے تمام عرصہ میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے یہ الفاظ پڑھے ہوں۔

یہ پوری اُمت کے عقائد و عمل پر اعتراض ہے۔ زبیر صاحب آپ نے جتنی علل 'الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ' کے درود شریف نہ ہونے سے متعلق بیان کی ہیں۔ یہ سو فیصد اُمت کے محدثین، مفسرین، مجتہدین، اولیاء کرام، فقہاء عظام کی تصنیفات کے مقام صدر میں موجود اکثر درودوں میں پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ ان کتب کے تمام خطبات میں جو درود شریف بار بار پڑھے لکھے سنے سنائے اور چھپوائے جا رہے ہیں۔ آپ انہیں ذخیرہ حدیث سے دکھا سکتے ہیں نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ۲۳ سال حیاتِ ظاہری بعد از اعلانِ نبوت میں آپ کے سامنے ایک بار پڑھتے ہوئے دکھا سکتے۔

تو گویا آپ نے اپنے مضمون میں پوری اُمتِ مسلمہ کے ہزاروں مفسرین، محدثین، صالحین، مجتہدین، فقہاء و علماء کے حق کے خلاف عدم اعتماد کی جسارت کی ہے جس بناء پر آپ امت مسلمہ کے بہت بڑے مجرم ہیں۔ حکومتِ وقت سے ہم اہل سنت دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ اس شخص کی اس بھیانک حرکت کا فوراً نوٹس لے اور قرار واقعی سزا دے۔

اگر آپ واقعی امت کے ہزاروں مشاہیر اور آئمہ حدیث و تفسیر و فقہ کو ایسا ہی سمجھتے ہیں تو خدارا اسلام کا نام برائے نام بھی استعمال کرنے سے گریز کریں اور اگر آپ نے ان درودوں کو خود ساختہ اور احادیث و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہوئے بغیر بھی جائز و مستحسن اور باعثِ ثواب سمجھتے ہیں تو پھر 'الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ' کو بھی مقبول و مستحسن اور باعثِ ثواب مانے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ہی کی بیان کردہ علل کے مطابق طرفین میں تلازم پایا جاتا ہے۔

یہ بات اپنی جگہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ 'والسلام علیک یا رسول اللہ' اور 'السلام علیک ایہا النبی' واضح طور پر احادیث میں موجود ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے اور قرآن مجید کے امر صلوٰ کے مامور بہ الصلوٰۃ سے اس عبارت میں کسی کفریہ یا شرکیہ کلمے کا اضافہ نہیں ہو رہا۔ اگر السلام علیک ایک دعا ہے تو السلام علیک یا رسول اللہ بھی دعا ہے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اس سے بھی جامع دعا ہے۔ جیسا کہ مولوی زکریا سہانپوری کے حوالہ سے پہلے ذکر کر چکا ہوں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' اور دوسرے تمام درود شریف جن کا ذکر محدثین، مفسرین وغیرہم نے اپنی کتب میں کیا ہے۔ یہ سب قرآن مجید سے ہی ثابت ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید سے ثبوت احکام کا مدار عمومات اور کلیات پر ہے۔ قرآن مجید کتاب قانون ہے۔ قانون ہوتے ہی کلی ہیں' پس جزئیات کے احکام ان سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ کا امر ایک مومن کیلئے کلی ہے۔ اس سے ہر مومن پر نماز فرض کی گئی۔ چنانچہ جو کوئی بھی مومن کلی کا فرد ہے اسی ایک امر سے ان سب پر نماز فرض ہوگی۔ اب مومن کے ہر ہر فرد کیلئے علیحدہ امر یا علیحدہ آیت کی ضرورت نہیں۔

اب اگر زید جو عاقل بالغ اور مومن ہے اسے کہا جائے کہ تجھ پر نماز فرض ہے۔ نماز پڑھو اگر وہ کہے کہ قرآن مجید میں عام مومن کو خطاب ہے۔ خاص یہ دکھاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ اے زید! تجھ پر نماز فرض ہے۔ آپ کہیں گے بھائی! کوئی عقل کی بات کرو! جب مومن پر نماز فرض ہے تو تم بھی مومن ہو' لہٰذا تم پر بھی نماز فرض ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اگر ہر ایک کا نام لیکر اس پر حکم فرض کرتا پھر تو ہزاروں پارے بھی ایک حکم کیلئے ناکافی تھے۔

اب اگر زید مصر رہے کہ قرآن و حدیث سے بطورِ خاص ثابت کرو کہ مجھ پر نماز فرض ہے۔ آپ قیامت تک بھی قرآن و حدیث سے اسے نماز کا ایسا حکم نہیں دکھا سکتے کہ جہاں اس کا نام لے کر نماز پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہو مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں۔ زید جیسا ہی اس شخص کا مطالبہ ہے جو کہتا ہے کہ مطلقاً 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' ثابت نہیں ہوتا۔ بطورِ خاص یہ جزی دکھاؤ کہ قرآن مجید یا حدیث شریف میں لکھا ہو 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' جیسے زید کا مذکورہ اصرار حماقت ہے' ایسے ہی صلوٰۃ وسلام کے منکر کا یہ اصرار بھی بعید از عقل و خرد ہے۔

اعتراضات کا جائزہ و جوابات

اب تک ہم نے درود شریف 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' کے ثبوت پہ دلائل دیے۔ اس ضمن میں کچھ اعتراضات بھی کیے گئے ہیں۔ اب ہم مستقل طور پر ہر ایک اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۱ ...... زبیر صاحب کہتے ہیں جس شخص نے یہ جدید دُرود شریف بنایا' اس نے سب سے پہلا کام تو یہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کو نکالا۔

جواب...... ظہیر صاحب کو شاید لفظ رسول دیکھنے کے ساتھ ہی چکر آجاتے ہیں ورنہ درود شریف 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' میں اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی تو موجود ہے اور درود شریف کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو آپ پر یارسول اللہ۔ کیونکہ یہ بات معہود ہے کہ رحمت وسلامتی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوگی نہ کسی اور کی طرف سے۔ چنانچہ ملاقات کے وقت السلام علیکم کہا جاتا ہے۔ سلام اللہ علیکم نہیں کہا جاتا۔ حالانکہ مراد یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تجھ پر سلامتی ہو۔ ہمارے اسلاف اور ہم اللہ تعالیٰ ہی کا صلوٰۃ وسلام مراد لیتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو قطب الاقطاب میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۷۸۶ھ کے اورادِ فتحیہ کی شرح میں ملا محمد جعفر قمطراز ہیں:۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ یعنی رحمت خدا وسلام بر تو باد اے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرستادہ خدا (شرح اورادِ فتحیہ، ص۱۰۶)

اگر یہ اعتراض کرنا ہے تو اپنے پیشوا مولوی وحید الزمان پہ کیجئے اس نے خود ساختہ درود میں یہ لکھا ہے:۔

اُصَلِّیْ وَاُسَلِّمُ عَلٰی سَیِّدِ الْمَخْلُوْقَاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِی الْفُیُوْضِ وَالْبَرَکَاتِ

(ہدیۃ المہدی، ص۲)

اس نے صلوٰۃ وسلام کی نسبت اپنی طرف کی ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام درود شریف سے نکالا ہے۔

اگر مزید پوچھنا ہے تو قاضی شوکانی سے پوچھئے اس نے خود ساختہ درود شریف الصلوٰۃ والسلام علی المنتقی من عالم الکون والفساد میں اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی کیوں ذکر نہیں کیا؟

اعتراض نمبر ۲ ...... حضرت خلیل اللہ کو درود شریف سے نکالا گیا ہے۔ توحید باری تعالیٰ اور بت شکن پیغمبر موحد اعظم حضرت ابراہیم کے خلاف سازش ہے۔

جواب...... اگر کسی درود شریف کے اندر حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کا نہ آنا انکے خلاف سازش ہے اور ایسے درود و سلام کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا تو یہ اعتراض بھی جہالت پر مبنی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی تمام دُرودوں کے اندر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے بلکہ بعض کے اندر ہے۔

آپ نے اس اعتراض میں اُمت کے افضل ترین انسانوں کو بھی سازشی ہونے کی معاذ اللہ گالی دی ہے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے ہیں تو دیکھ لیجئے صحاح ستہ میں فرماتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اپنے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے بعد درود شریف پڑھتے ہیں مگر اس درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے۔ ہزاروں بار یہی درود شریف صحاح میں موجود ہے۔ ہاں البتہ قباحت تب ہے جب کہ کوئی شخص حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بغض رکھتے ہوئے اور انہیں درود کا مستحق نہ سمجھتے ہوئے کبھی بھی ان پر دُرود شریف نہ پڑھے۔ ہم اہل سنت جماعت تو درود ابراہیمی بھی پڑھتے ہیں بلکہ نماز میں کسی اور درود کی بجائے درود ابراہیمی ہی پڑھتے ہیں۔

جس انداز سے آپ نے اعتراض کیا یہ اعتراض تمام محدثین و مفسرین صلحا اُمت پر ہے۔ جنہوں نے اپنی تصنیفات کے خطبوں میں بوقتِ درود حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا ذکر نہیں کیا۔

اعتراض نمبر ۳...... کہ اس درود شریف سے آل واصحاب کو نکالا گیا ہے یہ ان کے خلاف سازش ہے۔

جواب...... پہلی بات تو یہ ہے کہ اس درود شریف سے آل واصحاب کو نکالا نہیں گیا بلکہ موجود ہیں۔ کیونکہ مکمل درود شریف یوں ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ ...... وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللّٰہ

دوسری بات یہ ہے کہ اگر صرف پہلے حصے کو ہی لیا جائے تو بھی مطلقاً عدمِ ذکرِ آل واصحاب علیہم الرضوان کے خلاف سازش نہیں ہے۔

کیونکہ بخاری ومسلم نے اور تمام محدثین نے اپنی کتابوں میں جابجا لکھا: "قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اسمِ گرامی کے بعد درود شریف میں آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ صحیح مسلم کے خطبہ میں بھی موجود دُرود شریف میں آل واصحاب رضی اللہ عنہم کا ذکر نہیں۔

ہاں کوئی آلِ پاک رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتے ہوئے اصحابِ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے عداوت رکھتے ہوئے ایسا کرے تو اس کا یہ عمل دُرست نہیں ہے۔

درودِ ابراھیمی

یہ دُرود شریف باعثِ ثواب و برکت ہے۔ مگر یہ پڑھنے سے صرف صلوٰۃ کے مقتضی پر عمل ہوتا ہے سلمو اپر نہیں ہے۔ یہ اگر چہ نماز کے علاوہ پڑھنا بھی باعثِ ثواب ہے، مگر اصل مقام اس کا نماز ہے۔ کیونکہ نماز میں تشہد کے اندر 'السلام علیک ایہا النبی' کے اندر سلام تو آچکا ہوتا ہے اب صرف صلوٰۃ ہی باقی ہوتی ہے اور درود ابراہیمی سے صلوٰۃ پیش کی جاتی ہے۔ نماز کے علاوہ اگر درود ابراہیمی پڑھا جائے تو ساتھ سلام ملانا پڑے گا۔ درودِ ابراہیمی والی حدیث کے سیاق سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوٰۃ کو کسی صیغہ کے ساتھ معین نہیں کرنا چاہتے تھے اور جو درود ابراہیمی کی تعین کی تو صرف نماز کیلئے کی۔ ملاحظہ کیجئے حدیث شریف:۔

عن ابی مسعود الانصاری قال اتانا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم ونحن فی مجلس سعد بن عبادة فقال به بشیر بن سعد امرنا اللّٰہ ان نصلی علیک یا رسول اللّٰہ فکیف نصلی علیک قال فسکت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم حتی تمنینا انه لم یسئله ثم قال قولو اللّٰهم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علی ابراهیم و بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراهیم فی العالمین انک حمید مجید والسلام کما علمتم (مسلم:۱/۱۷۵)

حضرت ابو مسعود انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ پس آپ سے بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہمیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے پس ہم آپ پر کس طرح درود پڑھیں۔ راوی نے کہا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہوگئے یہاں تک کہ ہم نے یہ تمنا کی کہ کاش! بشیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ کرتے (نووی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس لئے خاموش رہے گویا آپ نے اس سوال کو ناپسند فرمایا) پھر آپ نے فرمایا یہ درود شریف پڑھو اور اس حدیث میں موجود الفاظ پڑھے اور فرمایا سلام ایسے پڑھو جیسے تم نے سیکھ لیا۔

امام نووی شارح مسلم اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں، صرف اتنی عبارت سے دوسری روایت ساتھ ملائے بغیر استدلال ظاہر نہیں ہوتا پھر امام نووی نے وہ حدیث شریف نقل کی جس میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا جب ہم نماز میں آپ پر صلوٰۃ پڑھیں تو کیسے پڑھیں:؟ پس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہو: اللھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد الخ۔

ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جب نماز کے اندر درود شریف کے بارے میں پوچھا کہ نماز کے اندر ہم آپ پر کون سا درود شریف پڑھیں تو آپ نے فرمایا درودِ ابراہیمی پڑھو۔

امام نووی نے مزید کہا، یہ زائد الفاظ صحیح ہیں ان کو امام و حافظ ابن حبان اور امام حافظ حاکم ابو عبداللہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ (نووی شرح مسلم: ۱/۱۷۵)

مسند امام احمد میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یوں کہا:۔

یا رسول اللہ اما السلام علیک فقد عرفناہ فکیف نصلی علیک اذا صلینا فی صلوتنا فقال اذا انتم صلیتم علی فقولوا صل علی محمد النبی الامی وعلیٰ آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیم وبارک علیٰ محمد النبی الامی کما بارک علی ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید (مسند امام احمد: ۴/۱۱۹)

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ ہم نے پہچان لیا ہے۔ جب ہم نماز میں آپ پر درود پڑھیں تو کیسے پڑھیں۔ آپ نے فرمایا یہ کہو اور مذکورہ بالا درود شریف کے کلمات کہے۔ لہٰذا درودِ ابراہیمی نماز کیلئے ہے چونکہ ہم درود ابراہیمی بھی پڑھتے ہیں اور دوسرے درود شریف بھی اس لئے ہم صلوٰۃ کے مامور بہ کو کسی طرح بھی مقید نہیں کرتے۔

اذان سے پہلے اور بعد میں درود شریف

ہم اذان سے پہلے اور بعد میں صلوٰۃ وسلام کو مستحسن سمجھتے ہیں۔ مگر یہ ہمارے نزدیک اذان کا حصہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی سنّی اسے اذان کا حصہ سمجھتا ہے۔ بلکہ اذان ہمارے نزدیک 'اللہ اکبر' سے شروع ہوکر 'لا الہ الا اللہ' پر ختم ہوجاتی ہے۔

اس کے جواز کی دلیل بھی قرآن مجید کی آیتِ کریمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰ اور سلموا کو کسی زمان ومکان کے ساتھ مقید نہیں کیا۔ ہر پاک وصاف جگہ وصاف حالت میں ہر وقت جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا صلوٰۃ وسلام پڑھو مگر اذان سے پہلے اور بعد میں نہ پڑھنا اور نہ ہی سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی کوئی تاکید کی ہے بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب حضرت اُبَی بن کعب نے پوچھا کہ میں آپ پر کتنا درود شریف پڑھوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ جتنا آپ چاہیں۔ اگر زیادہ پڑھیں تو آپ کیلئے بہتر ہے یہاں تک حضرت اُبَی بن کعب نے عرض کیا 'اجعل لک صلوتی کلھا' اس کل وقت میں اذان سے پہلے کا وقت اور بعد کا وقت داخل ہے اس اعتبار سے اذان سے پہلے اور بعد میں درود شریف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مامور بہ ہوا۔

جو اذان سے پہلے یا بعد میں درود وسلام سے روکتا ہے دلیل منع لائے اس کا یہ روکنا اور منع کرنا کتاب اللہ کے مطلق کو مقید کرنے کی وجہ سے بہت بڑا جرم ہے۔

میں تو سنّی بھائیوں سے کہتا ہوں کہ سیدھی سی بات ہے جب بھی آپ سے کوئی وہابی پوچھے کہ اذان سے پہلے اور بعد میں درود شریف کی حدیث دکھاؤ۔ آپ اس سے کہیں حدیث بھی ہم آپ کو دکھا دیتے ہیں مگر تم یہ بتاؤ کہ اس وقت تمہارے نزدیک درود شریف پڑھنا کیسا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ کہے گا جائز ہے۔ آپ اس سے کہیں ذرا گھڑی سے وقت دیکھئے۔ اس وقت مثلاً دن کے دس بج کر پانچ منٹ اور بیس سیکنڈ پر درود شریف پڑھنے کو تم جائز کہہ رہے ہو تو قرآن مجید سے یا حدیث شریف سے یہ تو دکھا دیجئے کہ دن کے وقت دس بج کر پانچ منٹ اور بیس سیکنڈ پر درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ پھر اگر ہر مسئلے سے متعلق طلب دلیل پر انہیں کا انداز اپنانا چاہیں۔ جس پر وہابیت قائم ہے تو ساتھ یہ بھی اس وہابی سے پوچھ لیں تم نے جس ہیئت میں درود شریف پڑھا ہے یہ بھی ہمیں دکھاؤ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایسے مثلاً بیکری میں اوپر پنکھا لگا کر کرسی پر بیٹھ کر مشرق کی طرف منہ کرکے ٹیلی فون سامنے رکھ کر درود وسلام پڑھا یہ تم نے جس زمان ومکان میں پڑھا حدیث شریف سے یہی جزی دکھا دیجئے۔

مگر قیامت تک وہ وہابی اس مطلوبہ امر کو دکھا نہیں سکتا حالانکہ اسے جائز سمجھتا ہے۔ آیئے ہمارے پاس تو مزید دلائل بھی ہیں:۔

﴿حدیث شریف﴾

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر ذیشان کام جو اللہ تعالیٰ کی حمد اور مجھ پر درود پڑھے بغیر شروع کیا جائے وہ نامکمل دُم کٹا ہر برکت سے خالی ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی: ۹۲/۲)

اذان ایک ذیشان امر ہے دعوت تامہ اور اسلام کی سمری ہے۔ لہٰذا اس سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنا چاہئے اور اذان کے بعد درود شریف کے بارے میں بطورِ دلیل یہ حدیث شریف کافی ہے کہ

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم موذن کو سنو تو اسی طرح کہو۔ جس طرح موذن کہتا ہے پھر تم مجھ پہ درود پڑھو۔ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم ص ۶۴)

اہل سنت نے اذان میں اضافہ نہیں کیا

زبیر احمد ظہیر صاحب نے بڑا اصرار کیا ہے کہ اذان دعوتِ کامل ہے' اس سے کسے انکار ہے۔ یوں لگتا ہے زبیر صاحب نے الزام تراشیوں میں تخصص کیا ہوا ہے۔ اہل سنت کے کسی محقق ومفتی کی کوئی عبارت پیش تو کرو کہ وہ اذان کو دعوت ناقص سمجھتے ہوں۔ ہمارے نزدیک یہ دعوت کامل ہے اور دعوت کامل ہونے کی وجہ ہی سے اس لائق ہے کہ اسکے شروع اور آخر میں صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے اگر اس کو تم اضافہ سمجھتے ہو تو یہ غلط ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ اذان ختم ہونے کے بعد درود شریف پڑھو اور پھر دعا مانگو جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہوں اور مولوی زبیر کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ درود شریف اذان کے بعد بھی مسنون دعا سے پہلے پڑھنا سنت ہے اور صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ سعودی عرب اور کویت میں آج بھی ٹی وی' ریڈیو پر اذان کے بعد یہ درود مسنون دعا سے پہلے پڑھا جاتا ہے۔

ایک طرف تو مولوی زبیر نے یہ لکھا ہے اور دوسری طرف یہ ہے کہ حرمین شریفین میں اذان اللہ اکبر سے شروع ہو کر لا الہ الا اللہ پر ختم ہو جاتی ہے۔ جب اذان کے فوراً بعد دعا سے پہلے درودِ ابراہیمی سعودی عرب اور کویت میں صرف عام سپیکر ہی میں نہیں ریڈیو اور ٹی وی پر بھی پڑھا جاتا ہے۔ اس کے باوجود مولوی زبیر نے اسے اذان میں اضافہ نہیں سمجھا بلکہ اس کی عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ اذان کے بعد ساتھ ہی درود شریف بالجہر پڑھا جاتا ہے مگر اذان لا الہ الا اللہ پر ختم ہو چکی ہے اور یہ دعوت کامل میں اضافہ نہیں۔

ع لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ اذان کے بعد دعا سے پہلے درودِ ابراہیمی سے اسلام کی سمری اور دعوت کامل میں طویل اضافہ سمجھا جاتا کیونکہ یہ درود شریف 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' سے طویل ہے۔

اگر اذان کے بعد 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' سے اذان دعوت کامل میں اضافہ ہوتا ہے تو درودِ ابراہیمی سے بطریق اولیٰ اضافہ ہونا چاہئے اور اذان کو دعوت ناقص ٹھہرانے کا طعنہ ہمیں دیتے ہوئے مولوی زبیر نے اسے اپنے ذمہ لے لیا۔ جب مولوی زبیر نے تسلیم کر لیا ہے کہ اذان کے بعد دعا سے پہلے درودِ ابراہیمی پڑھنے کے باوجود اذان تو لا الہ الا اللہ پر ختم ہو چکی ہے تو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ اذان کے بعد **الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ** پڑھنے سے بھی اذان میں اضافہ نہیں دعوت کامل ہی ہے اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہو چکی ہے۔

اذان سے پہلے درود شریف کے بارے میں اگرچہ دلائل ذکر کر چکا ہوں مگر الزام تراشیوں کے غبار سے نکلنے کیلئے مزید ایک حدیث شریف ملاحظہ کیجئے:۔

(ترجمہ) حضرت عروہ بن زبیر نے بنی نجار کی ایک عورت سے روایت کیا اس نے کہا کہ میرا گھر مسجد نبوی کے گرد طویل ترین گھر تھا حضرت بلال میرے گھر کی چھت پر فجر کی اذان پڑھتے تھے۔ پس آپ سحر کے وقت آجاتے' چھت پر بیٹھ کر طلوع صبح صادق کو دیکھتے رہتے۔ پس جب آپ دیکھتے کہ صبح صادق کی روشنی پھیل گئی ہے تو پھر یہ پڑھتے **اللھم انی احمدک واستعینک علی قریش ان یقیموا دینک** پھر اذان کہتے۔ انصاری عورت نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نہیں جانتی کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رات بھی یہ کلمات چھوڑے ہوں۔ (سنن ابی داؤد: ۱/۷۷)

امام ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد حسن ہیں۔ (الدرایہ، ص ۱۲۰)

تنویر الحوالک میں تو ان کلمات کے ساتھ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ اگر اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنے سے اذان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اذان دعوتِ ناقص واقع ہوتی ہے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مولوی زبیر کیا جواب دے گا؟ جو ایک دن نہیں روزانہ نمازِ فجر کے وقت آواز کے ساتھ یہ کلمات پڑھتے تھے۔

انصاری عورت کہتی ہیں کہ میرے علم کے مطابق انہوں نے کبھی اذان سے پہلے ان کلمات کو نہیں چھوڑا۔ کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کو اللھم سے شروع سمجھا جائے گا؟

مولوی ظہیر کے مضمون میں ایک مقام پر اس کے قلم نے فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ہم کہتے ہیں درود پڑھو...... ہر جگہ پڑھو، ہر لمحہ پڑھو، ہر سانس میں پڑھو۔

ہم کہتے ہیں اگر وہ سانس یا وہ لمحہ اذان سے پہلے یا بعد کا ہو تو پھر بھی یہ فراخ دلی باقی رہنی چاہئے کیونکہ ہر لمحہ اور سانس میں تو یہ بھی داخل ہیں۔

مولوی ظہیر نے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے مکر و فریب کے سائے تلے اپنی تحریر کو مکمل اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ 'الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ' پڑھنے والے اہل سنت صرف پاکستان یا ہندوستان میں رہتے ہیں' یہ صریح کذب بیانی ہے۔ اہل سنت تو دنیا میں ہر جگہ موجود ہیں۔ عالم اسلام انہیں سے عبارت ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ حجاز مقدس میں مخصوص عناصر نے امریکہ و برطانیہ سے اپنے تاریخی گٹھ جوڑ کی بناء پر صدائے حق کو دبانے کی کوشش کی ہے مگر حجاز مقدس کے عشاقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی محافل میں یہ صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں۔ عراق میں تو مساجد میں اذان کے بعد بھی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔

مولوی زبیر نے اسے ہمارا شعار بتایا ہے یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ یہ ہمارا شعار ہے۔ مولوی زبیر نے بورڈ کے نیچے نام نہ لکھنے پر بھی اعتراض کیا ہے۔ حالانکہ یہ ریا اور نمود و نمائش سے بچنے کیلئے بہترین طریقہ ہے۔

ارباب حکومت سے اپیل

مولوی زبیر احمد ظہیر نے پاکستان کی غالب اکثریت اہل سنت کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش ہے۔ درود وسلام کے تقدس کو مجروح کرتے ہوئے جمہور اُمت پر اعتراض نازیبا الفاظ اور بہتان تراشیوں سے پیارے پاکستان کی امن سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ توحید و رسالت کے پروانوں پر شرک و بدعت کے زہر آلود تیر پھینکے ہیں۔ ہم حکومتِ وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مولوی زبیر ظہیر کی تعصب پروریوں اور شرانگیزیوں کا فوراً نوٹس لے۔ قبل اسکے کہ فسادات کی آگ بھڑک اُٹھے' حکومت اپنا کردار ادا کرے۔

اس مولوی کو فلمی پوسٹروں، فحش گانوں سے اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی کہ صلوٰۃ وسلام کی وجہ سے اس کی حالت نہ گفتہ بہ ہوگئی ہے۔ ہم نے قرآن وسنت کے دلائل قاہرہ سے اس کے مکروفریب کا پردہ چاک کردیا ہے۔ جس سے اس کی کج فکری سب پر عیاں ہوگئی ہے یہی مولوی جس نے اب درودِ ابراہیمی کے بورڈ لگانے کی بات کی ہے۔ میرا غالب گمان ہے کہ اگر درود ابراہیمی کے بورڈز لگائے جاتے تو پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف اس کی برداشت سے باہر ہوتی اور اس کے اعتراض کا تیور یہ ہوتا۔ یہ بدعت کہاں سے آگئی، کیا اللہ تعالیٰ نے یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوہے کے سبز رنگ کے مضبوط پائیوں والے درود ابراہیمی کے بورڈ سڑکوں پر لگانے کا حکم فرمایا ہے، یا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے زندگی میں ایک بار بھی ایسا کیا ہے؟ بات اصل میں درودِ ابراہیمی یا کسی دوسرے دُرود کی نہیں۔ بات تو ہے ان کے اندرونی مرض کی۔

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بہ سر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے

یاد رکھیں! بندگان خدا تعالیٰ غلامان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) صلوٰۃ وسلام پر پابندی کے نجدی خواب کو کبھی پورا نہیں ہونے دیں گے۔ (اِن شاء اللہ تعالیٰ)

پاکستان سنی سٹیٹ ہے

صلوٰۃ وسلام سے تنگ آکر مولوی زبیر ظہیر نے یہ بھی لکھا ہے، ربّ کی سچی توحید اور الوہیت کی قسم ہے کہ جب تک اس ملک میں ایک اہل حدیث، دیوبندی یا اس کا موحد بھی زندہ ہے پاکستان کو دنیا کی کوئی طاقت بریلوی سٹیٹ بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔

میں قارئین کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پاکستان ایسی نظریاتی بنیادوں پر قائم ہونے والی مملکت ولیوں کا فیضان ہی تو ہے۔ اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ ہی کی تبلیغی کاوشوں نے برصغیر کے بت کدے کو توحید ایزدی کے گہوارے میں تبدیل کیا۔ یہ انہیں کی صدائے حق تھی جس نے برصغیر کے سوئے ہوئے ضمیر کو بیدار کیا۔

ہاں ہاں! یہ ہمارے ہی روحانی پیشوا تھے جنہوں نے سرزمین ہند میں سجدوں کی تخم ریزی کی۔ انہیں کی تابانیوں اور ضوفشانیوں سے شبستانِ ہند کو ایوانِ صبح بننا نصیب ہوا۔

انہیں کی آہ صبح آگاہی سے سوز و گداز کے لشکروں نے دِلوں کو مسخر کیا۔ اس خارزار کفر کو گلزار ایمان بنانے کا سہرہ انہیں ہستیوں کے سر ہے۔ اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی روحانی تحریک ہی بالآخر تحریک پاکستان کے روپ میں عیاں ہوئی۔

قائداعظم محمد علی جناں نے اس حقیقت کی طرف یوں اشارہ کیا تھا کہ پاکستان اس دن ہی معرض وجود میں آگیا تھا جس دن برصغیر میں پہلے شخص نے اسلام قبول کرلیا تھا۔

علامہ محمد اقبال نے اپنے انداز میں اس تسلسل کا مبداء یوں بیان کیا ہے ؎

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے میرا ہی وطن ہے میرا ہی وطن ہے

انہیں اولیاء کرام کے وارث سنّی علماء و مشائخ نے اپنے اسلاف کی اس امانت کو پاکستان کے روپ میں لانے کیلئے سر دھڑ کی بازی لگادی۔ آل انڈیا بنارس سنّی کانفرنس اس جہد مسلسل کا ایک حصہ تھی۔

ان خداوالوں نے تند و تیز آندھیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ جوں جوں ان کی کوششیں تیز ہوتی گئیں توں توں آئینہ استقبال میں پاکستان کی دُھندلی تصویر واضح ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ ۱۴/اگست ۱۹۴۷ء مطابق ۲۷ رمضانُ المبارک کو پاکستان صفحۂ ہستی پر ایک مستقل ملک کی شکل اختیار کرچکا تھا۔ یہ نوزائیدہ ریاست سنّی سٹیٹ تھی۔ اس لئے کہ اس کا منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونے تک کا سارا سفر سنّی جدوجہد کے کندھے پر طے ہوا۔

لہٰذا مولوی زبیر ظہیر کو اپنا ریکارڈ درست کر لینا چاہئے کہ پاکستان آج سنی سٹیٹ ہونے کی بات کیا پاکستان تو اپنے یوم پیدائش کو ہی سنّی تھا۔

اسی لئے پاکستان کی سرکاری تعطیلات میں عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، دس محرم الحرام وغیرہ کی تعطیلات شامل ہیں۔ چنانچہ ہر سال عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرکاری سطح پر منائی جاتی ہے۔ سنّی پاکستان کی سرکاری عمارتوں پر چراغاں کیا جاتا ہے۔ مرکزی اور صوبائی سطح پر محافل میلاد کا انتظام خود حکومت کرتی ہے۔

اگر جمہوریت کو لیا جائے تو جمہوریت میں حکومت کرنے کا حق اکثریت کو دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے بھی پاکستان کا مقدر سنی سٹیٹ ہوتا ہے۔ اگرچہ اہل سنت کی افرادی قوت کا حصار توڑنے کیلئے سعودی عرب اور کویت وغیرہ کے تیل کا ایک حصہ مختص کیا گیا ہے اور تیل پر چلنے والی اس تحریک کو ہرکارے دن رات مخرب عقائد ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں۔ مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہِ عنایت کا صدقہ ابھی تک پاکستان کی غالب اکثریت اہل سنت ہیں۔

ہاں یہ ضرور ہوا کہ قیام پاکستان کے بعد اس کے میڈیا کیمپ اور اسٹیبلشمنٹ میں ایسے لوگ گھس گئے جنہوں نے پاکستان بنانے والے حقیقی علماء و مشائخ کا ذکر نصابی کتب میں نہ آنے دیا اور نہ ہی تاریخ میں ان کا کوئی حصہ ٹھہرا۔ اس خانہ ساز تاریخ میں قلم کی حرمت کو پامال کیا گیا۔ اصل کردار مسخ کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ جعلی قائدین زور قلم پر استوار کئے گئے' وہ لوگ جنہیں تحریک پاکستان کے طویل سفر میں ایک قدم اُٹھانا بھی نصیب نہ ہوا' انہیں ہیرو بنا کے پیش کیا گیا۔

نیرنگیٔ سیاست دوراں تو دیکھئے
منزل انہیں ملی جو شریک نہ تھے

ان خائن مورخین نے حقائق چھپانے کیلئے منوں اوراق سیاہ کر ڈالے اور نسل نو کے قلوب و اذہان پر غیر حقیقی تاریخ رقم کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ لیکن حقیقت بہرحال حقیقت ہوتی ہے جو آشکار ہو کے رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب وہ مورخین بھی میدان میں آگئے ہیں جنہوں نے اس خانہ ساز تاریخ کی خانہ تلاشی شروع کردی ہے۔

دبیز پردوں تلے چھپے حقائق کا جشن رونمائی سماں پکڑتا جارہا ہے اور دن بدن صورتِ حال واضح سے واضح تر ہوتی جارہی ہے۔

لہٰذا مولوی زبیر احمد ظہیر کو یہ حقیقت آئینہ احوال سے دیکھ لینی چاہئے کہ پاکستان ایک سُنّی خواب تھا جو سُنّی قوم کو آیا اور سنیوں ہی نے اسے عملی جامہ پہنایا۔ جس کے نتیجے میں 'سُنّی پاکستان معروض وجود میں آیا'

پاکستان کے طول وعرض میں لاؤڈ سپیکروں سے صلوٰۃ وسلام کی آواز اور شاہراہوں پر صلوٰۃ وسلام کے بورڈ اس سرزمین کا فطری مزاج ہے۔

افسوس صد افسوس! کاش کہ منکرین صلوٰۃ وسلام مکہ شریف کے شجر وحجر کے عقیدہ وعقیدت کو ہی سمجھ پاتے۔

﴿ حدیث شریف ملاحظہ ہو ﴾

(ترجمہ) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے کہا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ مکہ شریف میں تھا۔ ہم مکہ شریف کے بعض اطراف میں نکلے۔ جو پہاڑ اور درخت بھی سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آیا اس نے 'السلام علیک یارسول اللہ' کہا۔ (رواہ الترمذی والدارمی، مشکوٰۃ ص ۵۴۰)

اہل سنت کے جذبات تو یہ ہیں:۔

میں وہ سُنّی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ بھولے بھٹکے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین

وصلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا ومولانا محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین